حُسنِ معاملات و معاشرت

(الف) قَسَم کے احکام و مسائل

تفصیلی سوالات

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں قسم کے احکام و مسائل بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر)(K.B+A.B)

جواب: **قسم کے احکام و مسائل**

معنی و مفہوم:

قسم کی قرآن و حدیث میں یمین کہا جاتا ہے، یمین کی جمع اَیمان ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا یمین کہلاتا ہے۔ قسم کے لیے یمین اور حلف کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

قسموں کی حفاظت:

قسموں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اوّلاً قسم اٹھائی ہی نہ جائے، کیوں کہ مسلمان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا، بلکہ ہمیشہ سچ بولتا ہے، سچ بولنے والے کا معاشرتی سطح پر سچائی کا ایک اعلیٰ معیار قائم ہو جاتا ہے اور عوام الناس اس کی زبان پر یقین کر لیتے ہیں لیکن اگر بات بات پر قسم اٹھانے کا رواج عام ہو جائے تو لوگوں کے وقت کے ضیاع کا سبب بنے گا، ایک دوسرے سے اعتبار اٹھے گا اور بداعتمادی کی فضا قائم ہو گی جو حسن معاملات و معاشرت کے ہی خلاف ہے۔

قرآن مجید میں قسم کے احکام:

قرآن مجید میں قسم کے احکام یوں بیان ہوئے ہیں:

ترجمہ: اللہ تمھاری لایعنی (بے مقصد) قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا لیکن وہ تمھارا ان (قسموں) پر مواخذہ کرے گا جو تم نے پختہ ارادے سے کھائی ہیں تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اس اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انھیں لباس پہنانا یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے پھر جو مہینہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم قسم کھاؤ (اور اسے توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اس طرح اللہ اپنی آیات تمھارے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ **(المائدہ 89)**

اللہ تعالیٰ کی قسم:

قسم کے حوالے سے دوسری اہم بات یہ ہے کہ قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہو۔ اس کے علاوہ والدین اور نبی کریم کا نامی یا دوسری کسی بھی معتبر یا مقدس چیز کی قسم کا شریعت میں کوئی تصور نہیں ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

بلاشبہ اللہ تمھیں آباؤ اجداد کی قسم اٹھانے سے منع فرماتا ہے۔ **(صحیح مسلم: 4251)**

صحابہ اکرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کا طریق:

صحابہ اکرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اس ارشاد کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی بھی قسم نہیں اٹھاتے تھے، کیوں کہ ایک دوسری جگہ پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی قسم اٹھائی گویا اس نے شرک کیا۔ **(جامع ترمذی: 1535)**

www.ilmkidunya.com

قسم کا توڑنا:

قسم کے حوالے سے تیسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جائز کام سے رکنے کی قسم اٹھائے کہ میں اس کام کو نہیں کروں گا اور اس قسم کو توڑنے میں خیر ہو تو قسم توڑ دی جائے اور قسم کا کفارہ ادا کر دیا جائے۔ نبی کریم خاتم النّبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کسی کام پر قسم اٹھائی لیکن وہ سمجھتا ہے کہ خیر اور بھلائی اس کی مخالف سمت میں ہے تو وہ خیر والی صورت اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(صحیح مسلم:4263)

مثلاً اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہے کہ میں اپنے فلاں دوست یا ماں باپ یا استاد سے بات نہیں کروں گا تو اس کو چاہیے کہ قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔

قسم کا کفارہ:

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ چاہے تو اس مساکین کو کھانا کھلا دے، چاہے تو اس مساکین کو لباس پہنا دے، ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو، اگر اسے ان تین اشیا میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

یمین منعقدہ:

جس قسم کا کفارہ ادا کرتا ہے، وہ مستقبل میں کسی کام کے حوالے سے قسم اٹھانا ہے، اس کو یمین منعقدہ کہتے ہیں۔

یمین غموس:

ماضی کے کسی واقعے پر جھوٹی قسم اٹھانا یمین غموس کہلاتا ہے، اس قسم پر کفارہ نہیں ہوتا، لیکن اسلام نے اس قسم کو ناپسند کیا ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

یمین لغو:

روزمرہ کی گفتگو میں اپنے گمان کے مطابق صحیح قسم اٹھانا لیکن واقعہ کا اس طرح نہ ہونا یمین لغو کہلاتا ہے۔ اس طرح کی قسم سے اللہ رب العزت نے درگزر فرمایا ہے۔

حاصلِ کلام:

جھوٹی قسم گناہ کبیرہ اور انسانیت کو دھوکا دینا ہے اور جھوٹی قسم اٹھانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ بروز قیامت نظر رحمت ہی نہیں فرمائے گا۔ جھوٹی قسم یا حلف انفرادی اور اجتماعی بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ ہمیں ان سے بچنے کی دعا اور عملی طور پر کوشش بھی کرنی چاہیے۔

مختصر سوالات

سوال 1: قسم کا معنی و مفہوم لکھیں۔ (K.B)

جواب:

<u>**قسم کا معنی و مفہوم**</u>

قسم کی قرآن و حدیث میں یمین کہا جاتا ہے، یمین کی جمع اَیمان ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پختہ عزم کرنا اور دوسرے شخص کو یقین دہانی کروانا یمین کہلاتا ہے۔

سوال 2: قسم کی اقسام لکھیں۔ (K.B)

جواب:

قسم کی اقسام

قسم کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

- یمین منعقدہ
- یمین غموس
- یمین لغو

سوال 3: قسموں کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

قسموں کی حفاظت

قرآن مجید میں قسموں کی حفاظت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تمھاری لایعنی (بے مقصد) قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا لیکن وہ تمھارا ان (قسموں) پر مواخذہ کرے گا جو تم نے پختہ ارادے سے کھائی ہیں تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اس اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انھیں لباس پہنانا یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے پھر جو میسر نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم قسم کھاؤ (اور اسے توڑ دو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اس طرح اللہ اپنی آیات تمھارے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔" **(المائدہ 89)**

سوال 4: قسم توڑنے کا کفارہ تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

قسم توڑنے کا کفارہ

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ چاہے تو اس مساکین کو کھانا کھلا دے، چاہے تو اس مساکین کو لباس پہنا دے، ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو، اگر اسے ان تین اشیا میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔ قسم کے حوالے سے چوتھی بات یہ ہے کہ جس قسم کا کفارہ ادا کرتا ہے۔

سوال 5: جھوٹی قسم کے نقصانات تحریر کریں۔ (U.B)

جواب:

جھوٹی قسم کے نقصانات

جھوٹی قسم گناہ کبیرہ اور انسانیت کو دھوکا دینا ہے اور جھوٹی قسم اٹھانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ بروز قیامت نظر رحمت ہی نہیں فرمائے گا۔ جھوٹی قسم یا حلف انفرادی اور اجتماعی بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ ہمیں ان سے بچنے کی دعا اور عملی طور پر کوشش بھی کرنی چاہیے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **یمین کا معنی ہے:** (K.B)

(A) قسم (B) مشورہ (C) معاونت (D) ارادہ

2۔ **کس قسم پر کفّارہ ہے؟** (K.B)

(A) یمینِ منعقدہ (B) یمینِ غموس (C) یمینِ لغو (D) یمینِ فوری

3۔ **پختہ ارادے سے کھائی جانے والی قسم کے کفارے کی ایک صورت ہے:** (K.B)

(A) پانچ مسکینوں کو کھانا کھلانا (B) چھے مسکینوں کو کھانا کھلانا (C) آٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (D) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا

www.ilmkidunya.com

4۔ قسم توڑنے پر روزے لازم ہیں: (K.B)

(A) دو　(B) تین　(C) چار　(D) پانچ

5۔ کس قسم سے منع کیا گیا ہے؟ (K.B)

(A) آباؤ واجداد کی　(B) اللہ تعالیٰ کی　(C) اللہ کی صفات کی　(D) اللہ کے اسما کی

6۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی قسم اُٹھائی گویا اُس نے کیا: (K.B)

(A) شرک　(B) منافقت　(C) بددیانتی　(D) ناپسندیدہ حرکت

7۔ ماضی کے کسی واقعے پر جھوٹی قسم اُٹھانا کہلاتا ہے: (K.B)

(A) یمین　(B) یمینِ غموس　(C) یمینِ لغو　(D) جھوٹ

8۔ گناہِ کبیرہ ہے: (K.B)

(A) جھوٹی قسم　(B) جھوٹ　(C) تکبر　(D) حسد

9۔ روز مرہ کی گفتگو میں اپنے گمان کے مطابق صحیح قسم اُٹھانا لیکن واقعہ کا اس طرح نہ ہونا کہلاتا ہے: (K.B)

(A) یمین　(B) یمینِ غموس　(C) یمینِ لغو　(D) جھوٹ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	A	B	A	A	B	D	A	A

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ یمین کا معنٰی ہے: (K.B)

(A) قسم　(B) مشورہ　(C) معاونت　(D) ارادہ

2۔ کس قسم پر کفّارہ ہے؟ (K.B)

(A) یمینِ منعقدہ　(B) یمینِ غموس　(C) یمینِ لغو　(D) یمینِ فضول

3۔ پختہ ارادے سے کھائی جانے والی قسم کے کفارے کی ایک صورت ہے: (K.B)

(A) پانچ مسکینوں کو کھانا کھلانا　(B) چھے مسکینوں کو کھانا کھلانا　(C) آٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا　(D) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا

4۔ قسم توڑنے پر روزے لازم ہیں: (K.B)

(A) دو　(B) تین　(C) چار　(D) پانچ

5۔ کس قسم سے منع کیا گیا ہے؟ (K.B)

(A) آباؤ و اجداد کی　(B) اللہ تعالیٰ کی　(C) اللہ کی صفات کی　(D) اللہ کے اسما کی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	B	D	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ قسم کا معنٰی و مفہوم لکھیں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ قسم کی اقسام لکھیں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ قسموں کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ قسم توڑنے کا کفارہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ جھوٹی قسم کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں قسم کے احکام و مسائل بیان کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

(2۔) گواہی کے اَحکام ومسائل

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: قرآن وسنت کی روشنی میں گواہی کی اہمیت واضح کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B+A.B)

جواب: قرآن وسنت کی روشنی میں گواہی کی اہمیت

معنی ومفہوم:

گواہی کے لیے قرآن وسنّت میں "شہادت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ شہادت کا مطلب کسی چیز یا معاملہ کو اپنے علم کے مطابق ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کرنا ہے، تاکہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔

گواہی کے لیے اہم نکات:

گواہی میں دو باتوں کا دھیان رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

- کسی وقوعہ کا بغور مشاہدہ کرکے اس کو دل ودماغ میں بٹھانا
- معاملے کو قاضی اور جج کے سامنے پوری طرح دیانت داری سے پیش کرنا

گواہ:

گواہی دینے والے کو "گواہ" کہتے ہیں، معاملات کو نوعیت کے پیشِ نظر گواہی کا حکم بھی بدلتا رہتا ہے۔

گواہی فرض:

جب گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور معاملہ دو گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا فرض ہو جاتا ہے اور جب گواہ کو گواہی دینے کے لیے بلایا جاتا ہے تو گواہی چھپانا جائز نہیں ہوتا۔

گواہی مستحب:

جب بہت سارے لوگ معاملے اور پیش آمدہ واقعے سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں رہتی، بلکہ مستحب کے درجے میں آجاتی ہے۔

ارشادِ ربانی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:282)

ترجمہ: جب بھی کوئی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔

گواہی چھپانے کی ممانعت:

گواہی چھپانے کی ممانعت کے حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ع (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:283)

ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جس کسی نے اس (گواہی) کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

گواہی ایک امانت:

اسلام میں شہادت امانت کی طرح ہے، جس طرح باقی امانتیں پوری کرنا لازم ہے، بالکل اسی طرح گواہی دینا بھی امانت ہے جو ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔

www.ilmkidunya.com

عینی شہادت:

گواہی دینا بعض اوقات آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا ہوتا ہے جس کو عینی شہادت کہتے ہیں۔

سمعی شہادت:

بعض اوقات گواہ کسی چیز کو سن کر شہادت دیتا ہے اس کو سمعی شہادت کہتے ہیں۔

شہادت علی الشہادت:

جب وہ کسی شخص کو اپنی شہادت کی گواہی پر گواہ بنا دیتا ہے تب اس کو شہادت علی الشہادت یعنی گواہ پر گواہی دینا کہا جاتا ہے۔

گواہ کے لیے شرائط:

گواہی دینا چوں کہ ایک اعلیٰ منصب و مرتبہ ہے، اس لیے گواہی دینے کے لیے شرط ہے کہ گواہ مسلمان عاقل، بالغ اور عادل ہو۔ اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔

ارشادِ ربانی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ بنا لیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بناؤ) جن کو بھی تم گواہوں کے طور پر پسند کرتے ہو کہ اگر ان دونوں عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔

(سُوْرَةُ الْبَقَرة:282)

گواہی کی اہمیت:

گواہی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اگر لوگوں کو محض دعوے کی وجہ سے ہی سب کچھ دے دیا جائے تو کتنے ہی لوگ خون اور مال کا دعویٰ کر ڈالیں گے، اس لیے دعوے دار کے ذمے گواہ ہیں اور انکار کرنے والے کے ذمے قسم ہے۔" **(صحیح بخاری:4470)**

جھوٹی گواہی کا وبال:

رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جھوٹی گواہی بُت پُوجنے کے برابر ہے۔ جھوٹی گواہی بُت پرستی کے برابر کر دی گئی۔ تین بار یہ فرما کر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آیت پڑھی کہ اللہ فرماتا ہے:

ترجمہ: بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ (سُوْرَةُ الْحج: 30)

سوال 2: گواہی کے اثرات پر نوٹ لکھیں۔ (K.B+A.B)

جواب:

گواہی کے اثرات

سچی گواہی کے معاشرے پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں:

- سچی گواہی سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔
- بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔
- ایک دوسرے کے لیے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہونے کے ساتھ ساتھ احساس ذمہ داری جیسے احساسات فروغ پاتے ہیں،

www.ilmkidunya.com

جھوٹی گواہی کے معاشرے پر درج ذیل اثرات ہوتے ہیں:

- جب کہ جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔
- دشمنیاں فروغ پاتی ہیں۔
- معاشرے میں بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔
- معاشرہ بدامنی اور ظلم کا شکار ہو جاتا ہے۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ سچی گواہی اور سچے جذبات کو فروغ دیں۔ نہ جھوٹی گواہی دیں اور نہ ہی جھوٹی گواہی کی حمایت کریں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: شہادت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **شہادت کا معنی و مفہوم**

گواہی کے لیے قرآن و سنّت میں "شہادت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ شہادت کا مطلب کسی چیز یا معاملہ کو اپنے علم کے مطابق ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کرنا ہے، تاکہ حق دار کو اس کا حق مل سکے۔

سوال 2: مرد و عورت کی گواہی کے بارے میں اسلامی احکام تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **گواہی کے بارے اسلامی احکام**

گواہی دینا چوں کہ ایک اعلیٰ منصب و مرتبہ ہے، اس لیے گواہی دینے کے لیے شرط ہے کہ گواہ مسلمان عاقل، بالغ اور عادل ہو۔ اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ بنالیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بناؤ) جن کو بھی تم گواہوں کے طور پر پسند کرتے ہو کہ اگر ان دونوں عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور جب بھی گواہوں کو بلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔"

(سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ:282)

سوال 3: گواہی کے دوران میں کن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟ (K.B)

جواب: **اہم باتیں**

گواہی میں دو باتوں کا دھیان رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

- کسی واقعہ کا بغور مشاہدہ کرکے اس کو دل و دماغ میں بٹھانا
- معاملے کو قاضی اور جج کے سامنے پوری طرح دیانت داری سے پیش کرنا

سوال 4: عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔ (K.B)

جواب: **عینی شہادت اور سمعی شہادت**

عینی شہادت:

اسلام میں شہادت امانت کی طرح ہے، جس طرح باقی امانتیں پوری کرنا لازم ہے، بالکل اسی طرح گواہی دینا بھی امانت ہے جو ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ گواہی دینا بعض اوقات آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا ہوتا ہے جس کو عینی شہادت کہتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سمعی شہادت:

بعض اوقات گواہ کسی چیز کو سن کر شہادت دیتا ہے اس کو سمعی شہادت کہتے ہیں

سوال5: شہادت علی الشہادت سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب: **شہادت علی الشہادت**

کسی شخص کو اپنی شہادت کی گواہی پر گواہ بنا دیتا ہے تب اس کو شہادت علی الشہادت یعنی گواہی پر گواہی دینا کہا جاتا ہے۔

سوال6: نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی گواہی کا کیا وبال بتایا ہے؟ (K.B)

جواب: **جھوٹی گواہی کا وبال**

رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جھوٹی گواہی بُت پُوجنے کے برابر ہے۔ جھوٹی گواہی بُت پرستی کے برابر کر دی گئی۔ تین بار یہ فرما کر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آیت پڑھی کہ اللہ فرماتا ہے:

"بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔" (سُوْرَۃُ الْحج: 30)

سوال7: گواہی چھپانے کے متعلق قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟ (K.B)

جواب: **گواہی چھپانے کے متعلق وعید**

گواہی دینے والے کو "گواہ" کہتے ہیں، معاملات کو نوعیت کے پیشِ نظر گواہی کا حکم بھی بدلتا رہتا ہے۔ جب گواہی دینے والا کوئی اور نہ ہو اور معاملہ دو گواہوں کو معلوم ہو تو اس وقت گواہی دینا فرض ہو جاتا ہے اور جب گواہ کو گواہی دینے کے لیے بلایا جاتا ہے تو گواہی چھپانا جائز نہیں ہوتا۔ جب بہت سارے لوگ معاملے اور پیش آمدہ واقعے سے باخبر ہوں تو گواہی فرض نہیں رہتی، بلکہ مستحب کے درجے میں آجاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا یَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ (سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ:282)

ترجمہ: جب بھی کوئی گواہوں کو بُلایا جائے (تو) وہ انکار نہ کریں۔

گواہی چھپانے کی ممانعت کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ع (سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ:283)

ترجمہ: اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جس کسی نے اس کو (گواہی) چھپایا تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو، اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔

سوال8: سچی اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔ (U.B+A.B)

جواب: **سچی اور جھوٹی گواہی کے اثرات**

سچی گواہی سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہونے کے ساتھ ساتھ احساس ذمہ داری جیسے احساسات فروغ پاتے ہیں، جب کہ جھوٹی گواہی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ دشمنیاں فروغ پاتی ہیں۔ معاشرے میں بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔ معاشرہ بدامنی اور ظلم کا شکار ہو جاتا ہے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ گواہی کے لیے قرآنِ مجید میں استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ (K.B)

(A) شہادت (B) یمین (C) منکر (D) امر

2۔ گواہی دینے والا شخص کہلاتا ہے۔ (K.B)

(A) گواہ (B) شفارشی (C) وکیل (D) مظلوم

3۔ کسی بھی معاملے پر گواہی دینے کے لیے مردوں کی تعداد ہونی چاہیے۔ (K.B)

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

4۔ آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرنا ہو تو گواہی ہے۔ (K.B)

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) حسی شہادت (D) شہادتہ علی الشھادۃ

5۔ جب صرف ایک گواہ موجود ہو تو گواہی ہے۔ (K.B)

(A) فرض (B) واجب (C) مستحب (D)مباح

6۔ اسلام میں شہادت ________ کی طرح ہے۔ (K.B)

(A) فرض (B) واجب (C) مستحب (D) امانت

7۔ بعض اوقات گواہ کسی چیز کو سن کر شہادت دیتا ہے اس کو کہتے ہیں: (K.B)

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) حسی شہادت (D) شہادتہ علی الشھادۃ

8۔ کسی شخص کو اپنی شہادت کی گواہی پر گواہ بنانا کہلاتا ہے: (K.B)

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) حسی شہادت (D) شہادتہ علی الشھادۃ

9۔ گواہی دینے کے لیے شرط ہے: (K.B)

(A) عادل (B) کاذب (C) غاصب (D) متکبر

10۔ جھوٹی گواہی دینا برابر ہے: (K.B)

(A) بت پرستی (B) منافقت (C) حسد (D) تکبر

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	D	B	D	A	A	A	A	A

مشقی سوالات

www.ilmkidunya.com

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ گواہی کے لیے قرآنِ مجید میں استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ (K.B)

(A) شہادت (B) یمین (C) منکر (D) امر

2۔ گواہی دینے والا شخص کہلاتا ہے۔ (K.B)

(A) گواہ (B) شفارشی (C) وکیل (D) مظلوم

3۔ کسی بھی معاملے پر گواہی دینے کے لیے مردوں کی تعداد ہونی چاہیے۔ (K.B)

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

4۔ آنکھوں دیکھا واقع بیان کرنا ہو تو گواہی ہے۔ (K.B)

(A) عینی شہادت (B) سمعی شہادت (C) حسی شہادت (D) شہادتہ علی الشھادۃ

5۔ جب صرف ایک گواہ موجود ہو تو گواہی ہے۔ (K.B)

(A) فرض (B) واجب (C) مستحب (D) مباح

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ شہادت کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ مرد و عورت کی گواہی کے بارے میں اسلامی احکام تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ گواہی کے دوران میں کن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ سچ اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ قرآن و سنت کی روشنی میں گواہی کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

(3۔) حُقُوقُ العِبَاد

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

ہمسائیوں کے حقوق

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں ہمسائیوں کے حقوق واضح کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B+A.B)

جواب: **ہمسائیوں کے حقوق**

معنی و مفہوم:

حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہوتا ہے، کیوں کہ انسان اپنی بنیادی ضروریات اکیلا پوری نہیں کر سکتا، لہٰذا اسے بعض ذمہ داریاں ادا کرنے سے کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

حقوق العباد میں والدین، بہن بھائیوں، عزیز و اقارب، اساتذہ کرام اور غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ ہمسایوں کے حقوق بھی بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

ہمسایوں کے حقوق کی اہمیت:

قرآنِ مجید نے متعدد مقامات پر ہمسایوں کے حقوق کا تذکرہ قرابت داروں کے ساتھ کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْبُدُوا اللهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (سُوْرَةُ النِّسَاء: 36)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافروں کے ساتھ۔

پڑوسیوں کی قسمیں:

قرآنِ مجید کی اس آیت کے مطابق پڑوسی کی تین قسمیں ہیں۔

- رشتہ دار پڑوسی
- قریب رہنے والا پڑوسی
- تھوڑی دیر کا پڑوسی

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمسائے کے حقوق کی ادائی کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے تین دفعہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول کون؟ فرمایا: وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (صحیح بخاری 6016)

اسلام کی نظر میں:

اسلام کی نظر میں ہمسائے میں صرف ساتھ رہنے والے لوگ شامل نہیں بلکہ ایک محلے میں رہنے والے، کاروباری شراکت دار ہم سفر اور ہم جماعت، ایک دفتر اور ادارے میں اکٹھے کام کرنے والے تمام افراد ہمسائیگی کے دائرے میں شامل ہیں۔

ہمسائیوں کی فضیلت:

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمسائے کے حقوق کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

کہ جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔ (صحیح بخاری: 6015)

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی وغیرہ گاڑنے سے روکے۔ (صحیح بخاری: 5627)

www.ilmkidunya.com

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم ہمسائیوں کے حقوق ادا کریں تاکہ دنیاوی اور اُخروی زندگی میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

سوال 2: ہمسائیوں کے آداب اور ان کے معاشرتی اثرات پر نوٹ لکھیں۔ (U.B+A.B)

جواب:

ہمسائیوں کے آداب

ہمسائیوں کے درج ذیل آداب ہیں:

- پڑوسی کے ساتھ سلام میں پہل کریں۔
- جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کریں۔
- مصیبت کے وقت ان کی غم خواری کریں۔
- ان کی خوشی میں شرکت کریں۔
- ان کے جنازے میں شرکت کریں۔
- مالی ضرورت کے وقت ان کی مالی مدد کریں۔
- ان کے عیبوں کو چھپائیں۔
- ان کی گھر کے راستے کو تنگ نہ کریں۔
- ان کی اولاد کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں۔
- پڑوسیوں کی غیر موجودگی میں ان کے گھر کی حفاظت کرنے میں غفلت کا مظاہرہ نہ کریں۔
- دین و دنیا کے جس معاملے میں انھیں راہ نمائی کی ضرورت ہو تو اس میں ان کی راہ نمائی کریں۔

حقِ پڑوس صرف یہ نہیں کہ پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب کیا جائے، بلکہ پڑوسی کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کو برداشت کرنا بھی پڑوسی کے حق میں شامل ہے۔

معاشرتی اثرات

ہمسایوں کے حقوق کا سب سے بڑا معاشرتی اثر یہ ہے کہ:

- معاشرے میں جانثاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
- ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا معاشرتی اثر ہی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹتے ہیں۔
- خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔
- جانی اور مالی سطح پر ہر جائز کام میں تعاون کرتے ہیں
- جس کی وجہ سے معاشرہ انسانی ہمدردی اور تعاون کی مثال پیش کر رہا ہوتا ہے۔
- افرادِ معاشرہ ریاست کی ترقی میں مدد و معاون ثابت ہو رہے ہوتے ہیں یہی ہمدردیاں اور حسنِ سلوک کسی ریاست کو کامیاب بناتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم ہمسایوں کے حقوق ادا کریں، تاکہ دنیوی اور اخروی زندگی میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

مختصر سوالات

سوال 1: حقوق العباد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (U.B+K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **حقوق العباد کا معنی و مفہوم**

حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ معاشرتی اور اجتماعی زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہوتا ہے، کیوں کہ انسان اپنی بنیادی ضروریات اکیلا پوری نہیں کر سکتا، لہٰذا اسے بعض ذمہ داریاں ادا کرنے سے کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

حقوقُ العباد میں والدین، بہن بھائیوں، عزیز و اقارب، اساتذہ کرام اور غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ ہمسایوں کے حقوق بھی بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

سوال2: قرآن مجید میں پڑوسی کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ (K.B)

جواب: **پڑوسی کی اقسام**

قرآنِ مجید نے متعدد مقامات پر ہمسایوں کے حقوق کا تذکرہ قرابت داروں کے ساتھ کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْبُدُ وااللهَ وَ لَا تُشْرِكُوْابِهٖ شَيْئًاً وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى والْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِذِى الْقُرْبٰى والْجَارِالْجُنُبِ وَالصَّا حِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا (سُوْرَةُالنّسَاء: 36)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافروں کے ساتھ۔

قرآنِ مجید کی اس آیت کے مطابق پڑوسی کی تین قسمیں ہیں۔

- رشتہ دار پڑوسی
- قریب رہنے والا پڑوسی
- تھوڑی دیر کا پڑوسی

سوال3: ہمسائیوں کے دو حقوق بیان کریں۔ (U.B)

جواب: **ہمسائیوں کے حقوق**

ہمسائیوں کے حقوق درج ذیل ہیں:

- جب وہ بیمار ہوں تو اُن کی عیادت کریں۔
- مصیبت کے وقت اُن کی غم خواری کریں۔
- اُن کے عیبوں کو چھپائیں اور اُن کے گھر کے راستے کو تنگ نہ کریں۔

سوال4: ہمسائیوں کے حقوق ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات تحریر کریں۔ (U.B)

جواب: **معاشرتی اثرات**

ہمسائیوں کے حقوق ادا کرنے کے درج ذیل معاشرتی اثرات ہیں۔

- معاشرے میں جانثاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
- لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹتے ہیں۔ خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔

سوال5: ہمسائیوں کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔ (U.B)

جواب: **حدیثِ مبارک**

www.ilmkidunya.com

نبیِ کریم خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمسائے کے حقوق کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''کہ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزار کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔''

(صحیح بخاری: 6015)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حقوق العباد سے مراد ہے: (K.B)

(A) بندوں کے حقوق (B) اللہ تعالیٰ کے حقوق (C) ریاست کے حقوق (D) دوستوں کے حقوق

2۔ قرآنِ مجید کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں: (K.B)

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

3۔ جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھائے، اس میں نہیں ہے: (K.B)

(A) ایمان (B) عمل (C) علم (D) خوف

4۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کن کے حقوق کی بار بار تاکید فرمائی: (K.B)

(A) ہمسایہ (B) معذور (C) مسافر (D) اساتذہ

5۔ قرآنِ مجید میں رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ تذکرہ ہے: (K.B)

(A) پڑوسیوں کے حقوق کا (B) غلاموں کے حقوق کا (C) معذوروں کے حقوق کا (D) اساتذہ کے حقوق

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	B	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

www.ilmkidunya.com

1۔ حقوق العباد سے مراد ہے: (K.B)
(A) بندوں کے حقوق (B) اللہ تعالیٰ کے حقوق (C) ریاست کے حقوق (D) دوستوں کے حقوق

2۔ قرآنِ مجید کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں: (K.B)
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

3۔ جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھائے، اس میں نہیں ہے: (K.B)
(A) ایمان (B) عمل (C) علم (D) خوف

4۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کن کے حقوق کی بار بار تاکید فرمائی: (K.B)
(A) ہمسایہ (B) معذور (C) مسافر (D) اساتذہ

5۔ قرآنِ مجید میں رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ تذکرہ ہے: (K.B)
(A) پڑوسیوں کے حقوق کا (B) غلاموں کے حقوق کا (C) معذوروں کے حقوق کا (D) اساتذہ کے حقوق

مشق کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	B	A

(ii) **مختصر جواب دیں:**

1۔ **حقوق العباد کا معنیٰ اور مفہوم بیان کریں۔**
جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **قرآنِ مجید میں پڑوسی کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟**
جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **ہمسایوں کے دو حقوق بیان کریں۔**
جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **ہمسایوں کے حقوق کے دو معاشرتی اثرات تحریر کریں۔**
جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**
جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **قرآن و سنت کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق واضح کریں۔**
جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ
کل نمبر: 25

www.ilmkidunya.com

س1۔ ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(7×1=7)**

(i) قسم توڑنے پر روزے لازم ہیں:

(A) دو　(B) تین　(C) چار　(D) پانچ

(ii) ماضی کے کسی واقعے پر جھوٹی قسم اٹھانا کہلاتا ہے:

(A) یمین　(B) یمینِ غموس　(C) یمین لغو　(D) جھوٹ

(iii) بعض اوقات گواہ کسی چیز کو سن کر شہادت دیتا ہے اس کو کہتے ہیں:

(A) عینی شہادت　(B) سمعی شہادت　(C) حسی شہادت　(D) شهادة على الشهادة

(iv) گواہی دینے کے لیے شرط ہے:

(A) عادل　(B) کاذب　(C) غاصب　(D) متکبر

(v) قرآنِ مجید کے مطابق پڑوسیوں کی اقسام ہیں:

(A) دو　(B) تین　(C) چار　(D) پانچ

(vi) جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھائے، اس میں نہیں ہے:

(A) ایمان　(B) عمل　(C) علم　(D) خوف

(vii) قرآنِ مجید میں رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ تذکرہ ہے:

(A) پڑوسیوں کے حقوق کا　(B) غلاموں کے حقوق کا　(C) معذوروں کے حقوق کا　(D) اساتذہ کے حقوق

س2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(5×2=10)**

(i) قسم کی اقسام لکھیں۔

(ii) قسم توڑنے کا کفارہ تحریر کریں۔

(iii) شہادت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

(iv) عینی شہادت اور سمعی شہادت کی وضاحت کریں۔

(v) قرآن مجید میں پڑوسی کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟

س3۔ درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(8×1=8)**

قرآن و سنت کی روشنی میں قسم کے احکام و مسائل بیان کریں۔